Day: ____________ Date: 14-01-2028

TEST-04

سوال نمبر 1:

تعارف:

انسان کو اللہ نے اس دنیا میں اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے اس اعتبار سے اقتدار، منصب اور سرکاری عہدوں پر تقرری اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اس لحاظ سے سرکاری ملازمین پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن میں دیانت داری، خیانت سے پرہیز، عدل و انصاف، سرکاری وسائل کا درست استعمال اور غیر قانونی کاموں سے اجتناب شامل ہے۔ اگر سرکاری ملازمین ان ذمہ داریوں کو اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق پورا کریں تو ملک میں انصاف کا بول بالا ہو جائے اور انسانی حقوق کی پامالی اور رشوت اور غربت جیسی بیماریوں کا خاتمہ ممکن ہو سکتا ہے۔

سبق پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
کے تجھ سے لیا جائے گا کام دنیا کی امامت کا

(اقبال)

Day: Date:

قرآن و حدیث کی روشنی میں

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

قرآنی تعلیمات کے مطابق سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق اپنے عہد کو پورا کرے۔

"اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو ملک میں دسترس دی جاتی ہے تو نماز قائم کرتے ہیں، زکوۃ ادا کرتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی کے کام کی مخالفت کرتے ہیں"

(الحج: ۵۶)

"اور وعدہ پورا کرو کہ قیامت کے روز اس کی پوچھ گچھ ہوگی"۔

(سورۃ بنی اسرائیل: 76)

"اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنا کر بھیجا اور تم میں سے بعض کو دوسروں پر

Day: Date:

حکومت دی اور اقتدار دیا تاکہ تمہیں آزمایا جا سکے اور اللہ سے ڈرو اور نیک کام کرو"۔

(سورۃ الانعام : 156)

حدیث کی روشنی میں بھی سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں پر واضح تعلیم دی گئی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "قوم کا حاکم قوم کا خادم ہے"۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "مسلمانوں میں سے اگر کسی کو منصب پر فائز کیا جائے اور وہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے اپنی جان نہ لڑا دے اور خلوص سے اپنے فرائض کو پورا نہ کرے تو وہ قیامت کے روز مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

Day: Date:

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں:

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں جن کا ذکر آپ ﷺ نے کیا اور جن کا مظاہرہ خلفائے راشدین کے دور میں کیا گیا درج ذیل ہیں۔

(۱) دیانت داری اور خیانت سے مخالفت:

سرکاری ملازمین کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ دیانت داری کا مظاہرہ کریں اور خیانت سے باز رہیں کیونکہ دیانت سب سے بڑا گناہ ہے

آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں ہر عامل اپنے منصب کے لیے جوابدہ ہے اور اگر وہ لوگوں کے مال سے سوئی لے یا اس سے بھی کوئی چھوٹی چیز لے اور چھپا لے تو وہ قیامت کے روز اس کے لیے جوابدہ ہے"

ایک اور جگہ آپ ﷺ نے خیانت کا ذکر کیا اور اس کو سخت گناہ قرار دیا۔

CamScanner

Day: Date:

"حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک روز آپ ﷺ ہمارے بیچ تشریف فرما ہوئے اور خیانت کو ایک بڑا گناہ قرار دیا اور فرمایا: قیامت کے روز تم میں سے میں کسی ایسے مومن کو نہ دیکھوں جس کی گردن پر اونٹ بڑ بڑا رہا ہو وہ کہے گا: یا رسول اللہ ﷺ میری مدد کریں تو میں کہوں گا: مجھ سے کسی مدد کی امید نہ کرو میں تمہیں تبلیغ کر چکا ہوں"

(ii) اقربا پروری سے مخالفت:

اسلام میں سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے کہ اقربا پروری سے پرہیز کریں اپنے کسی رشتہ دار یا عزیز اقربا سے تعلق کی بناء پر ریاست سے غداری نہ کریں کیونکہ ایسا کچھ کرنے کی صورت میں سرکاری ملازم ہی سزا کا حق دار ہے کیونکہ اس نے اپنی طے کردہ حد سے تجاوز کیا۔

(iii) عدل و انصاف:

ایک سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے کہ وہ عدل و انصاف کرے اور

اپنے فرائض میں حق اور سچ کا ساتھ دے۔

"اور عدل کرو یہ تقویٰ کے قریب ہے"

(المائدہ: 08)

"اور اللہ نے تمہیں عدل و احسان کا حکم دیا ہے"

(القرآن)

(۱۷) دور اندیشی اور معاملہ فہمی:

ایک سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے اُس کو دور اندیشی اور معاملہ فہمی سے کام لینا چاہیے اور کسی بھی کام کو سرانجام دینے کے لیے جلد بازی نہیں کرنا چاہیے۔

آپؐ نے فرمایا: "اور جلد بازی نہ کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور کام میں جلد بازی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔

(۷) جھوٹ سے احتراز :

سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ جھوٹ سے پرہیز کریں اور اپنے معاملات اور غلطیوں کو جھوٹ بول کر نہ چھپائیں کیونکہ آگے چل کر جھوٹ کے نقصانات زیادہ ہیں جو کہ سرکاری ملازم کے کردار کو بھی مشکوک بنا سکتا ہے۔

"آپ ﷺ سے ایک صحابی نے پوچھا: کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے پوچھا کیا ایک مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔"

(۸) سرکاری اوقات کی پابندی :

سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ وقت کی پابندی کریں اور اپنے سرکاری اوقات کی خاص طور سے پابندی کریں کیونکہ وقت سرکار کی امانت ہے۔ اور وقت پر پہنچ کر سرکاری انتظامات کو سرانجام دینا سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے۔

"وقت ایک کاٹ دینے والی دھار ہے"

(عربی مقولہ)

(viii) سرکاری وسائل اور منصب کا درست استعمال:

ایک سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے کہ وہ سرکاری وسائل کو اپنے آرام و سکون اور اپنی خواہشات کے تحت استعمال نہ کریں اور اپنے منصب کا درست استعمال کرے اس کو خود کی ضروریات کے لیے ہرگز استعمال نہ کرے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم میں سے کوئی منصب پر فائز ہو اور بیوی نہ رکھتا ہو تو شادی کرے، ملازم نہ رکھتا ہو تو خادم رکھے، گھر نہ رکھتا ہو تو گھر لے، سواری نہ رکھتا ہو تو سواری لے پس اس سے زیادہ کی جو خواہش کرے تو وہ یا تو خائن ہے یا چور ہے"

(viii) غیر سرکاری کاموں سے اجتناب اور میرٹ کو فروغ:

سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ غیر سرکاری کاموں سے اجتناب کریں اور میرٹ کو فروغ دیں اور اُن کو چنیں جو کہ سرکاری کام کو سرانجام دینے کی اہلیت رکھتا ہو ایسے کسی شخص کو نہ چنا جائے جو کہ کمزور ہو اور اپنے فرائض کو سرانجام نہ دے سکے۔

"اور امانتیں اُن کے سپرد کرو جو کہ اہل ہوں"

(سورۃ الاعراف : 56)

خلاصہ کلام:

ایک سرکاری ملازم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کو اقتدار کا مالک مانتے ہوئے اُس پر عائد کی ذمہ داریوں کو شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں کے تحت سرانجام دیے تاکہ وہ لوگوں کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی اور ناانصافی میں

CamScanner

حکومت نہ کریں اور کل بروز محشر اپنا منہ نہ چھپانا پڑے۔ سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے منصب کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں اور اپنے عائد کردہ فرائض کے لیے جوابدہ رہیں اور بے جا کسی کو ملک کے خزانوں سے فائدہ پہنچا کر خود کے لیے جہنم نہ چنیں۔

سوال نمبر 2:

تعارف:

اسلام کا نظام احتساب روزمرہ زندگی سے لے کر نظام حکومت کے طریقہ تک احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اسلام کا نظام احتساب دین اسلام میں بتائے ہوئے اصولوں پر مبنی ہے جو کہ آزاد عدلیہ، خود احتسابی اور رعایا کے سامنے جوابدہ ہونے پر زور دیتا ہے۔ اسلام کا نظام احتساب آپ ﷺ کی تعلیمات اور خلفائے راشدین کے نظام حکومت کی بناء پر ایک موثر پبلک ایڈمنسٹریشن کو یقینی بنا سکتا ہے جس میں ملک کی رعایا کے ساتھ انصاف کیا جا سکے اور ان کی حق تلفی نہ ہو اور نہ ہی ان کے مال پر بے جا ڈاکہ ڈالا جا سکے جس کی وجہ سے ملک

Date:
Day:

کی عوام غربت اور بے روزگاری جیسے مسائل کا سامنا کرے۔ اسلام کا نظامِ احتساب حکمرانوں کے ہر ایک عمل کے حساب کو یقینی بناتے ہوئے فلاحی ریاست کے قیام کو ممکن بناتا ہے۔

شمشیر کی مانند ہیں دست قضا میں وہ قومیں
جو کرتی ہیں ہر زماں میں اپنے عمل کا حساب

(اقبال)

قرآن و سنت کی روشنی میں نظامِ احتساب اور پبلک ایڈمنسٹریشن

قرآن و سنت میں نظامِ احتساب پر اور پبلک ایڈمنسٹریشن پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔

"اور اللہ نے تمہیں زمین میں
اپنا نائب بنا کر بھیجا اور تمہیں
رزق عطا کیا تاکہ تم اس کے
شکر گزار بن جاؤ۔"

(سورۃ اعراف: ۱۰)

Day: Date:

"اور ہم نے تمہارے اعمال کو لکھ
کر محفوظ کر لیا۔"

(03 : مریم)

ملک یوم الدین ○
"مالک ہے روزِ جزا کا"

(03 : فاتحہ)

"لوگوں سے اُن کے کانوں، دلوں،
آنکھوں پر جینیز کا حساب ہوگا۔"

(بنی اسرائیل : 36)

احادیث کی روشنی میں بھی نظامِ احتساب اور
پبلک ایڈمنسٹریشن پر زور دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اور تم میں سے ہر اک نگہبان ہے اور اپنی
رعایا کے لیے جوابدہ ہے۔ اور تمہارا اس
سے بڑا سردار جو کہ ملک کا مالک ہے وہ
بھی نگہبان ہے اور اپنے اعمال کے لیے
جوابدہ ہے۔"

Day: Date:

حضرت عمرؓ نے فرمایا: "تم میں سے ایک کو چاہیے
کہ اپنا حساب خود کرے۔
قیامت کے دن حساب کرنے
سے پہلے بہتر ہے خود احتسابی کرلو
تاکہ قیامت کے دن حساب
آسان ہو جائے۔"

حضرت میمونؓ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص
تب تک پرہیزگار نہیں ہو
سکتا ہے کہ جب تک وہ اپنا
حساب اس طرح سے نہ جس
طرح سے اپنے شریک کا کرتا ہے
کہ اس نے کہاں سے کھایا اور
کہاں سے پیا۔"

نظامِ احتساب اور پبلک ایڈمنسٹریشن کا مفہوم:

نظامِ احتساب سے مراد ہے
کسی حکمران پر عائد کی گئی ذمہ داریوں کا حساب
کہ اس نے اس کام کو کیسے سرانجام دیا ہے اور
اس نے کسی غلط طریقے کا استعمال کیا یا نہیں۔
جبکہ پبلک ایڈمنسٹریشن سے مراد عمل درآمد کے

Day: Date:

لیے سوچنا ہے کسی کام کو سرانجام دینا ہے۔
اصطلاح میں پبلک ایڈمنسٹریشن سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو مکمل کرنا ہے جو کہ اللہ نے خلیفہ شوریٰ کی حیثیت سے عائد کی ہیں

اسلام میں احتساب کے راہنما اصول:

اسلام میں احتساب کے کچھ راہنما اصول ہیں جو کہ اگر اپنائے جائے تو موثر پبلک ایڈمنسٹریشن کے نظام کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

(۱) اقتدار اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔

مسلمان حکمرانوں کو اس بات کا یقین رکھنا چاہیئے کہ اقتدار اللہ کی امانت ہے اگر وہ عطا کرسکتا ہے تو وہ چھین لینے پر بھی قادر ہے۔

"اللہ تعالیٰ خالق ہی نہیں بلکہ حاکم اور آمر بھی ہے"۔

(القرآن)

Day: Date:

"اور کہو وہی خدا ہے۔ جو کہ مالک ہے ملک کا۔ وہ جسے چاہیے ملک عطا کرے اور جس سے چاہے واپس لے لے اور جسے چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور قدرت رکھنے والا ہے"۔

(سورۃ آل عمران: 31)

(ii) حکمران، قانون کے سامنے سب برابر ہیں۔

اسلام میں احتساب کا ایک راہنما اصول یہ بھی ہے کہ قانون کی نظر میں عوام اور حکمران سب برابر ہیں۔

"اور اللہ تمہیں عدل و احسان کا حکم دیتا ہے"

(القرآن)

"اور تم جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کی بنا پر کرو"

(القرآن)

(iii) خود احتسابی:

اسلام میں خود احتسابی پر زور دیا گیا ہے۔ اگر کوئی حکمران اپنے اعمال کا احتساب کرے تو اس کے لیے اپنے ذمہ داریوں کو موثر انداز سے سرانجام دینا آسان ہو جاتا ہے۔

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بن سکتا اپنا تو بن

(اقبال)

(iv) آزاد عدلیہ:

نظام احتساب میں آزاد عدلیہ کے قیام پر زور دیا گیا ہے۔ اگر کسی ملک کی عدلیہ آزاد ہو اور وہ لوگوں کو اور حکمرانوں کو ان کے اعمال کے لیے باز پرس کرے تو ملک کا نظام پبلک ایڈمنسٹریشن موثر بنایا جا سکتا ہے۔

"اور عدل کرو کہ یہ تقویٰ کے قریب ہے"

(المائدہ : 08)

Day: Date:

(۷) حکمران رعایا کے سامنے جوابدہ:

اسلام کے نظام احتساب کا ایک اہم اصول یہ بھی ہے کہ حکمران اپنی رعایا کے سامنے جوابدہ ہے۔ اور ملک کی عوام حکمران سے اس کے اعمال کے متعلق سوال جواب کر سکتی ہے۔

"اور تم میں سے ہر ایک گلہ بان ہے اور ہر گلہ بان سے اس کے گلے کے بارے میں باز پرس ہو گی۔"

(القرآن)

نظام احتساب اور موثر پبلک ایڈمنسٹریشن:

اسلام کا نظام احتساب ایک موثر پبلک ایڈمنسٹریشن کے نظام کو یقینی بنا سکتا ہے۔ اسلام میں حکمرانوں سے ان کے اعمال، آرام و سکون، بیت المال کا اور صاحلین کی تقرری سے متعلق باز پرس کی جاتی ہے جو کہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

Day:

Date:

(i) عوام کے مسائل کا حل:

اسلام کا نظام احتساب عوام کے مسائل کے حل کے تجاویز پیش کرتا ہے۔ کہ ان کو کیسے مؤثر طریقے سے حل کیا جا سکتا ہے۔

"حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے جب کسی عامل کی تقرری کرتے تو اس سے پوچھتے کہ وہ مسائل کو کیسے حل کرے گا۔ آپؐ نے حضرت معاذ بن جبل سے پوچھا: تو آپؓ نے فرمایا: قرآن کی مدد سے آپؐ نے فرمایا: اگر اس سے متعلق قرآن میں نہ ہو تو؟ آپؓ نے فرمایا: حدیث کی مدد سے۔ پھر فرمایا احادیث میں حل نہ موجود ہو تو پھر؟ آپؓ نے فرمایا میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: تم راہِ حق پر ہو۔

(ii) بیت المال کا احتساب اور عوام کی امانت کی ذمہ داری:

اسلام کا نظام احتساب بیت المال کے احتساب پر زور دیتا ہے

Day: Date:

تاکہ عوام کے حقوق کی حفاظت کی جائے اور ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی اور نا انصافی نہ ہو۔

"حضرت علیؓ کے بھائی عقیلؓ نے حضرت علیؓ سے بیت المال کی کچھ رقم نکالنے کا کہا تو اس پر آپؓ نے فرمایا: "کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا بھائی ظالموں میں شامل ہو جائے اور جہنم میں چلا جائے۔"

(iii) حکمرانوں کے آرام و سکون کا احتساب اور عوام کے حقوق کی حفاظت:

اسلام کا نظامِ احتساب حکمرانوں کے آرام و سکون سے متعلق بھی سوال جواب کرتا ہے تاکہ عوام کے حقوق کی حفاظت کی جا سکے۔

"حضرت عمرؓ جب کسی گورنر کی تعیناتی کرتے تو ان کو فرماتے: "اپنے لیے اصطبل گاہیں نہ بناؤ تاکہ لوگوں کو تم تک رسائی حاصل ہو۔ چھنا ہوا آٹا نہ کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ تر لوگوں کو میسر نہیں ہوتا ہے۔ باریک کپڑے نہ پہنو

Day: Date:

کہ یہ تم میں سہل پسندی پیدا کر دیں گے
ترکی گھوڑے نہ کرو کہ یہ تم میں غرور و
تکبر پیدا کر دیں گے۔

(۱۷) عوام کی شکایتوں کا ازالہ:

اسلام کا نظام احتساب

پبلک ایڈمنسٹریشن کو اس طرح سے بھی موثر بناتا ہے کہ عوام کی شکایتوں کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ حضرت عمر رض کے دور حکومت میں ۱۰ ذی الحج کے روز تمام لوگوں کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ کسی بھی ملک کی عوام کو اگر اپنے عامل سے کوئی شکایت ہو تو وہ بیان کریں ہو۔ ایک دفعہ ایک شخص عدالت میں فرمایا کہ اے یا حضرت عمر رض! آپ کے ایک گورنر نے مجھے کوڑے مارے تھے تو آپ رض نے اس شخص کو گورنر کو کوڑے مارنے کا حکم دیا۔

"حضرت عمرو بن العاص رض نے ایک مرتبہ ایک شخص کو بے جا سزا دی تو حضرت عمر رض نے فرمایا: اے عمرو! تم نے کب سے ان لوگوں کو غلام بنا لیا ہے ان کی ماؤں نے تو انہیں آزاد جنا تھا۔"

خلاصۂ کلام:

نظامِ احتساب کو رائج کر کے پبلک ایڈمنسٹریشن کے نظام کو موثر بنایا جا سکتا ہے نظامِ احتساب کے ذریعے عوام کی شکایتوں کا ازالہ کیا جا سکتا ہے اور عوام کو اُن کے حقوق بہتر طور پہ مہیا کیے جا سکتے ہیں۔ نظامِ احتساب ملک میں حکمرانوں کو جوابدہ بناتا ہے اور اُن کو اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ حکمران عوام کے خادم ہیں وہ اُن کے حاکم نہیں ہیں اور عوام کی خدمت اُن کا فرض ہے۔

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

(اقبال)